خدا سے منحرف مغربیت
دجّالی تہذیب کا بدترین مظہر (۲)

ریاض الحسن نوری ☆

سائنسدانوں کے اعلانات کہ مذہب سے ہی ہماری امیدیں وابستہ ہیں

جدید ہسٹری آف سائنس کا مصنف ڈبلیوسی ڈمپیر Dampier لکھتا ہے:

But, as we are only concerned with the effects of scientific thought, let us turn to another great philosophic mathematician, Whitehead Writes:

The fact of the religious vision, and its history of persistent expansion, is our one ground for optimism. Apart from it, human life is a flash of occasional enjoyments lighting up a mass of pain and misery, a bagatelle of transient experience.

ترجمہ: لیکن یہاں ہمارا تعلق سائنسی نظریات کے اثرات سے ہے۔ پس ہم ایک اور عظیم فلسفی ریاضی دان و سائنس دان وہائٹ ہیڈ کا حوالہ دیتے ہیں' وہ لکھتا ہے: ''مذہبی نظریات اور اس کی لگا تار ترقی کی تاریخ ہماری امید کی بنیاد ہے۔ مذہب کے بغیر انسانی زندگی کبھی کبھی پرلطف تجربوں کی کہانی ہے جن کے بعد درد اور بدحالی کا انبار پیدا ہوتا ہے۔ یہ معمولی درجہ کے تجربات ہیں''(14)۔

جدید ماہر فلکیات رابرٹ جیسٹرو لکھتا ہے:

"The scientist has scaled the mountains of ignorance; he is about to conquer the highest peak" says Dr.Jastrow, "as he pulls himself over the final rock, he is greeted by a band of theologians who have been sitting there for

☆ مشیر وفاقی شرعی عدالت وریسرچ سکالر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

centuries".

''سائنس دان نے جہالت کے پہاڑوں پر فتح پالی۔ جب وہ علم کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہاں مذہبی علماء صدیوں سے بیٹھے ہیں''(15)۔

اس کتاب کے پچھلے سرورق پر لکھا ہے کہ سائنس دانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ کائنات کئی بلین سال پہلے دھماکے سے پیدا ہوئی۔ یہی وحی کردہ کتب میں لکھا ہے۔ گویا زمان و مکان کا خالق خدا ہے۔ سرورق پر ہے: زندہ سائنس دانوں میں یہ سب سے عظیم مصنف ہے۔ گویا مذہب نے سائنس دانوں پر فتح پالی ہے۔

مزید سنئے کہ بیسویں صدی کا مشہور سائنس دان وہائٹ ہیڈ کہتا ہے کہ مذہب اور سائنس کو اکٹھا پڑھنے سے ہی ترقی ہوگی۔(16)

مغربی جمہوریت ظلم ہے

قائداعظم کی مانند اقبال نے بھی مغربی جمہوریت کو برا کہا ہے۔ مثلاً وہ اپنے چھٹے لیکچر صفحہ 179، مطبوعہ شیخ اشرف پر لکھتے ہیں کہ یورپ کی آپس کی غیر روا دار جمہوریتوں کا واحد مقصد امیروں کے مفاد میں غریبوں کا استحصال کرنا ہے۔

برٹرینڈ رسل لکھتا ہے کہ جمہوریت کا مقصد اقتدار بے جا کو روکنا ہے۔ لیکن یہ ہمیشہ کسی بازاری شورش پسند مقرر کا شکار ہو کر خود اپنے نصب العین کو شکست دیتی رہی ہے۔ جمہوریت کی خوبیاں منفی ہیں۔ یہ اچھی حکومت کی گارنٹی نہیں ہوتی بلکہ بعض برائیوں کو روکتی ہے (پاور صفحات 185 وغیرہ) جدید حکمران لوگوں کو باور کرا سکتے ہیں کہ برف سیاہ ہوتی ہے اور جو اسے سفید سمجھتے ہیں وہ ذہنی مریض ہیں(17)۔ بقول رسل ہٹلر اور مسولینی بھی جمہوریت کے ذریعے آئے تھے۔

برٹرینڈ رسل کا مذہبی قوانین کے حق میں اعلان

In the East, men are subject to different laws, according to the religion they profess. Something of this kind is necessary if any semblance of liberty is

to exist where there is great divergence in beliefs.[18]

یعنی مشرق میں لوگ اپنے اپنے مذہبی قوانین کے تابع ہوتے ہیں۔ اگر آزادی کی رمق بھی باقی رکھنی ہے تو اسی قسم کی چیز کی ضرورت ہے۔

پھر برٹرینڈ رسل نطشے اور نپولین کو دجال کہنے کے بعد لکھتا ہے:

And in this way nationalism, Satanism, and hero-worship , the legacy of Byron, became part of the complex soul of Germany.[19]

یعنی اس طرح قوم پرستی' شیطان ازم اور ہیرو کی پوجا و بائرن کے نظریات جرمنی کی پیچیدہ روح کا حصہ بن گئے۔

پھر لکھتا ہے:

In former days, men sold themselves to the Devil to acquire magical powers. Now a days they acquire these powers from science, and find themselves compelled to become devils.[20]

یعنی پہلے زمانے میں لوگ خود کو شیطان کے ہاتھ بیچ کر جادو کی طاقت حاصل کر لیتے تھے۔ آج کل لوگ سائنس سے طاقت حاصل کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ مجبوراً شیطان بن جاتے ہیں۔

مزید رسل لاک کا قول نقل کرتے ہیں کہ پھر انسانوں کے قوانین کی ضرورت نہ ہو گی کیونکہ خدائی قوانین کافی ہوں گے۔[21]

پھر رسل لکھتا ہے کہ سائنسی تکنیک سے جو فلسفے پیدا ہوئے ہیں ان میں انجام کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ یہ بھی پاگل پن کی ایک قسم ہے۔ آج کل یہ سب سے خطرناک چیز ہے جس کا ہم نے مداوا کرنا ہے۔ اس کا طریقہ یہ بتاتا ہے:

The problem of a durable and satisfactory social order can only be solved by combining the solidity of the Roman Empire with the idealism of

Saint Augustine's City of God. To achieve this a new philosophy will be needed.(22)

یعنی ایک مستحکم سوشل آرڈر کے لئے ہمیں رومن ایمپائر کی طرح مستحکم حکومت کی ضرورت ہے جس میں سینٹ آگسٹائن کی کتاب ''خدا کا شہر'' کے نظریہ پر عمل کیا جائے۔اس کے لئے ہمیں نئے فلسفہ کی ضرورت ہوگی۔

اب ظاہر ہے کہ خدا کے شہر میں خدا کے قانون کی حکومت ہی ہوسکتی ہے۔مزید لکھتا ہے:

Reverence and worship, the sense of an obligation to mankind the feeling of imperativeness and acting under orders which traditional religion has interpreted as Divine inspiration all belong to the life of the spirit.

It is such feeling that are the source of religion, and if they were to die most of what is best would vanish out of life.(23)

یعنی تقدس اور عبادت جیسی چیزیں اور ان کا احساس اور اس بات پر ایمان اور یہ کہ ہم ان احکامات پر عمل کر رہے ہیں جن کو روایتی مذہب' وحی اور الہام خداوندی کہتا ہے' یہ سب چیزیں روحانی زندگی سے متعلق ہیں۔اگر یہ چیزیں جو مذہب کا منبع ہیں' ختم ہو جائیں تو تقریباً تمام چیزیں عمدہ ترین زندگی سے غائب ہو جائیں گی۔

سقراط نے زہر کیوں پیا؟

ہسٹوریینز ہسٹری آف دی ورلڈ بتاتی ہے کہ سقراط نے کہا کہ جمہوریت ظلم اور جبر ہے۔اس میں بادشاہت اور ڈکٹیٹرشپ کی تمام برائیاں موجود ہیں (دیکھئے جلد چہارم' صفحہ 36) بقول برٹرینڈ رسل سقراط نے کہا کہ اے ایتھنز کے لوگو! میں تمہاری عزت کرتا ہوں' تم سے محبت کرتا ہوں' لیکن حکم میں تمہارا نہیں خدا کا مانوں گا' اسی کی اطاعت کروں گا۔(24)

آئن سٹائن لکھتا ہے کہ اسرائیلی پیغمبروں اور عیسیٰؑ کی تعلیمات سے اگر بعد کے راہبوں اور پادریوں کے اضافوں کو خارج کر دیا جائے تو باقی مخلص تعلیم سے انسانیت کی تمام برائیوں کا علاج ہوسکتا ہے۔ (25)

قدیم رومن سیاست دان اور مقرر سائسیرو (Cicero) اپنی ری پبلک میں لکھتا ہے کہ ''قانون ایک ہی ہوگا جو ابدی ہوگا اور جسے کوئی تبدیل نہ کر سکے گا' جو تمام دنیا کے لوگوں کیلئے ہوگا۔ سب کا ایک مالک اور ایک حاکم ہوگا جس کا نام خدا (God) ہے۔ وہی اس قانون کا بنانے والا' اسکی تشریح کرنے والا' اس کو لاگو کرنے والا ہے''۔ (26)

ایڈمنڈ برگ نے برٹش پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ ''قانون صرف ایک ہی ہے جو تمام قوانین پر حکومت کرتا ہے جو کہ ہمارے خالق کا قانون ہے''۔ (ایچ ڈبلیو سی وارڈ (H.W.Seward) نے 11 مارچ 1950ء کو امریکن سینٹ میں اعلان کیا: ''آئین سے بھی ایک بالا قانون ہے''۔ (27)

امریکن صدر آئزن ہاور کیا چاہتا ہے؟
وہ حضرت عمرؓ کے اصول پر عمل کر رہا ہے

اس عنوان سے ریڈرز ڈائجسٹ مئی 1953ء میں ایک مضمون چھپا تھا۔ ہم مجبوراً اس کے کچھ حصے نقل کر رہے ہیں کیونکہ ہمارا مغرب زدہ طبقہ یورپ کا اتنا ذہنی غلام بن چکا ہے کہ مذہب اور نماز کی تلقین کیلئے بھی مغربی دانشوروں کے حوالے دینے پڑتے ہیں۔

حضرت عمرؓ نے حج کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ گورنروں کا کام عوام کو دین سکھانا' اس پر چلانا ہے۔

> ریڈرز ڈائجسٹ میں شائع شدہ انگریزی عبارت کا ترجمہ کچھ یوں ہے:
> ''جنرل آئزن ہاور نے اپنے لئے مبلغ کے فرائض لے لئے ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ امریکہ میں مذہب پر یقین کو دوبارہ مستحکم کرے تا کہ مذہبی اقدار اور مذہب پر عمل دوبارہ نافذ ہو جائے۔ اس کی یہ خواہش اس لئے ہے کہ وہ مذہبی آدمی

ہے۔ دعا‘ نماز گرجا میں ضروری ہے۔ اس کی کابینہ کے تمام لوگ مع اپنے خاندانوں کے اس کے ساتھ گرجا جاتے ہیں جن کی کل تعداد 180 ہے۔ اس نے کہا کہ خدا کی مدد ضروری ہے۔ پھر اس نے زراعت کے سیکرٹری کو کہا کہ ہماری نماز میں امامت کرو۔ اس کا قول ہے کہ آزاد حکومت کو تم مذہبی الفاظ کے علاوہ بیان نہیں کر سکتے۔ اس نے زور دے کر کہا کہ تینوں طاقتوں میں سب سے پہلا نمبر روحانیت کا آتا ہے۔ اس کو اقتصادی اور فوجی قوت کے بغیر بطور کلائمیکس کے نہیں لایا جانا چاہئے۔ اس کا مصمم ارادہ ہے کہ وہ اپنی کرسی کی طاقت اور رسوخ روحانیت جاری کرنے میں استعمال کرے گا تاکہ مذہب میں ایمان وعمل پیدا ہو“۔

ہم کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی ہدایت پر آئزن ہاور نے عمل کیا مگر مسلمان حکمران اس پر عمل نہیں کرتے۔

صدر اسحاق کا اعلان

صدر اسحاق نے کہا کہ ہر حکومت اسلام کا نام لیتی ہے مگر اسلام عملاً طاق پر رکھا ہے۔ سوچ کے انداز مؤمنانہ نہیں۔ (28)

سیکولرازم والوں کا قائداعظم کے متعلق دھوکہ

یہ لوگ قائداعظم کو سیکولر ثابت کرنے کے لئے صرف 11 راگست 1947ء کے خطاب کا حوالہ دیتے ہیں جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان بننے کے بعد ہندو ہندو نہ رہے گا‘ مسلمان مسلمان نہ رہے گا۔ حالانکہ اس کا مطلب صرف یہ تھا کہ عدلیہ کے سامنے ہندو اور مسلمان میں کوئی تفریق نہ برتی جائے گی۔ سارے بیانات چھوڑ کر اسی کا بار بار ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ قائداعظم نے چند دن بعد 14 راگست کی تقریر میں وضاحت کرتے ہوئے اسے یوں فرمایا: ”اکبراعظم نے جو غیر مسلموں سے اچھا سلوک کیا تو یہ کوئی نئی چیز نہ تھی۔ یہ تو ہماری تیسرہ سوسالہ پرانی سنّت ہے جبکہ پیغمبر اسلام نے غیر مسلموں پر فتح پانے کے بعد یہودیوں اور عیسائیوں سے نہ صرف زبانی بلکہ عملاً عمدہ سلوک کیا۔ (29)

پھر 14 رفروری 1948ء کو آپ نے فرمایا کہ میرا یقین ہے کہ ہماری نجات ان سنہری اصولوں میں ہے جو ہمارے لئے ہمارے عظیم قانون دان پیغمبر اسلام نے متعین کر دیئے ہیں۔ (30)

قائداعظم کا اعلان کہ پاکستان کا دستور شریعت اسلامی پر ہوگا

قائداعظم نے 26 جنوری کو بار ایسوسی ایشن کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

''عوام کا ایک طبقہ علی الاعلان شرارت پھیلا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ پاکستان کا دستور شریعت اسلامیہ کے اصول پر نہیں ہوگا میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ لوگ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ شریعت کے اصول بے نظیر ہیں۔ان کا اطلاق غیر مسلموں پر بھی ہو تو ان کو گھبرانا نہیں چاہئے۔

بات یہ ہے کہ قرآن تو اصل اور سُپر آئین ہے۔سنّت خدا کی طرف سے اس کی منظور شدہ تفسیر ہے۔ باقی ساورن کے اپنے الفاظ میں آئین (یعنی قرآن) کے ہوتے ہوئے کسی انسان کو آئین بنانے کا حق نہیں۔ البتہ حالات کے مطابق ذیلی آئین بنایا جا سکتا ہے جو کہ قرآن وسنّت کے تابع اور جو قرآن و سنّت کی تشریح ہی ہوگا۔اگر اس کی کوئی شق قرآن وسنّت کے مطابق نہ ہو تو وہ خود بخود کالعدم سمجھی جائے گی۔'' (انقلاب 28 جنوری کراچی میں قائداعظم کا بیان)

9 تا 10 اپریل 1946ء کو نیشنل لیجسلیٹرز کی کنونشن منعقد ہوئی جس میں ممبران اور خود قائداعظم نے جو حلف اٹھایا اس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد سورۃ الانعام کی آیت 163 کا انگریزی ترجمہ درج تھا:

"Say : my prayer and my sacrifice and my living and my dying are all for Allah, the Lord of the worlds".

یعنی ''تم کہو کہ میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے''۔

آخر میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 250 کا انگریزی ترجمہ تھا جس میں دعا ہے کہ ''اے خدا ہمیں صبر عطا کر، ہمارے قدموں کو مضبوط فرما اور ہمیں کفار پر فتح عنایت

فرما''۔

"Our Lord! Bestow on us endurance, and keep our steps firm, and help us against the disbelieving people" Amen!

دونوں آیات کا عربی متن بالترتیب درج ذیل ہے:

(1) ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo﴾

(2)﴿ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَo﴾

اس حلف نامے کی فوٹوسٹیٹ راقم الحروف کے پاس محفوظ ہے جس پر قائداعظم کے دستخط موجود ہیں۔

جدید فلسفی اور محققین کیا کہتے ہیں؟

مشہور جدید فلسفی جوڈ نے یہی اعلان کیا کہ اصل قانون صرف ہمارے خالق کا قانون ہے۔(31)

جرمن محقق ہانس کروسے (Hans Kruse) لکھتا ہے:

This law by its very nature does not recognise any earthly or worldly. law giver and it demands submission even from the highest authorities of the state.(32)

یعنی یہ اسلامی قانون اپنی قدرتی ساخت کی وجہ سے کسی زمینی یا دنیاوی قانون ساز کو تسلیم نہیں کرتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت کے تمام بڑے سے بڑے مقتدر اس کی متابعت کریں۔

نائجیریا کے جج اور بنچ آف انگلینڈ کے ممبر محمد بشیر احمد لکھتے ہیں:

The ruler was His delegate duly elected by His people to perform certain functions and he could be deposed by them if he acted against the Divine Law promulgated as in the Qur'an.(33)

یعنی حکمران خدا کا خلیفہ ہوتا ہے جس کو لوگ خاص کاموں کے لئے چنتے ہیں۔ اور اگر وہ خدا کے قانون جو کہ قرآن میں درج ہے' کی خلاف ورزی کرے تو لوگ اس کو حکمرانی سے ہٹا سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا کتاب کے دیباچہ میں لارڈ پارکر برطانیہ اور آئرلینڈ کے چیف جسٹس لکھتے ہیں:

> *Ruler in Islam is His servant, an ordinary human being like others. The duty of a ruler in Islam is to see that God's Commandments are carried out, and the community as a whole has the responsibility to see that His laws are obeyed.*[(34)]

یعنی اسلام میں حکمران دوسرے لوگوں کی طرح عام انسان ہوتا ہے۔ حکمران کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ خدا کے احکامات پر عمل ہو رہا ہے؟ اور خود معاشرے کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ خدا کے احکامات پر عمل ہو رہا ہے؟ پھر وہ لکھتے ہیں کہ عوام کا یہ اختیار آج کل ایک سیاسی چیز ہے' مگر اسلام میں یہ ایمان و اصول ہے اور اس کی قانونی حیثیت ہے۔

لارڈ لارپنٹ لکھتا ہے کہ ترکی کا حکمران قانونِ خداوندی کی معمولی سی بھی خلاف ورزی کرے تو اس کے تخت کی بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے' کیونکہ قرآن یا اس کے مذہبی احکامات کی وجہ سے ہی اس کی حکومت قائم ہے۔[(35)]

پھر لکھتا ہے کہ ترکی میں حکمران قانونِ خداوندی کا پہلا خادم ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ اس کی اپنی ذات سے لے کر کم ترین شخص تک کوئی اس کی خلاف ورزی نہ کرے۔ یہ حق صرف حکمران کو ہی حاصل نہیں بلکہ حدیث کے مطابق ادنیٰ ترین شخص کو بھی یہی حق حاصل ہے۔ پس ترکی میں آئین کی حفاظت ہر شہری کا فرض ہے۔[(36)]

امریکن دورِ جدید کا مشہور مؤرخ پال جانسن لکھتا ہے کہ عیسائی مؤرخ کا فرض

ہے کہ وہ سچائی کی پیروی کرے۔ دیگر کتب کے علاوہ اس نے جنگ عظیم اول سے لے کر ۱۹۸۰ء کی تاریخ ماڈرن ٹائمز کے نام سے لکھی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جدید دور تمام تاریخ میں بداَخلاقی، ظلم اور تباہی میں بے مثال ہے۔ وہ مزید لکھتا ہے:

While writing Modern Times I formed the unshakable conviction that man without God is a doomed creature. The history of the 20th century proves the view that as the vision of God fades, we first become mere clever monkeys; then we exterminate one another.

It is a terrifying prospect. But the restoration of that vision of God can arrest it. Society as a whole will be less self-destructive if it stands in awe of moral rules which cannot be changed at the whim of congresses or parliaments or central committees, but which owe their authority to God.(37)

''جدید دور'' (ماڈرن ٹائمز) نامی کتاب لکھتے ہوئے مجھے پختہ یقین ہوگیا کہ خدا کے بغیر انسان کی تباہی یقینی ہے۔ بیسویں صدی کی تاریخ اس نظریہ کو ثابت کرتی ہے کہ جیسے جیسے خدا کا نظریہ ماند پڑتا ہے ہم پہلے چالاک بندر بن جاتے ہیں، پھر ایک دوسرے کی ہستی کو ختم کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت ہی ڈرا دینے والی چیز ہے۔ مگر خدا کی ہستی پر ایمان اس انجام کو روک سکتا ہے۔ معاشرہ کم تباہ کن ہوسکتا ہے اگر ہم ان اخلاقی قوانین سے سہمے اور ڈرے رہیں جن کو کانگریسوں، پارلیمنٹوں اور سینٹرل کمیٹیوں کے وہموں سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور جن کی اتھارٹی خدائی قوانین سے قائم ودائم ہے''۔

مزید لکھتا ہے کہ نماز اور دعا کے ذریعے ہی خدا کی مہربانی حاصل ہوسکتی ہے۔ خدا پر یقین ہی معاشرے کو شریف اور عمدہ بنا سکتا ہے۔(38)

(جاری ہے)

حواشی

14) جدید ہسٹری آف سائنس ص 496' 497

15) کتاب کا نام "خدا اور ماہرین فلکیات" مطبوعہ وارنر بکس 1980ء

16) ڈبلیو سی ڈیمپیر' اے ہسٹری آف سائنس' ص 296' 297

17) دی امپکٹ آف سائنس آن سوسائٹی' ص 33

18) *Political Ideals : 53*

19) *A History of Western Philosophy:752:A Clarion Book, 1967*

20) *Power : 24*

21) مغربی فلسفہ کی تاریخ' ص 615

22) *A History of Western Philosophy : 494, 495*

23) *Priciples of Social Recostruction : 144. 1968 edition*

24) ہسٹری آف ویسٹرن فلاسفی' ص 87

25) ہینڈ بک آف ٹوئنٹیتھ سنچری کوٹیشنز' ص 295

26) "ڈیموکریسی کیا ہے؟" ص 28۔ اس کا دیباچہ کولمبیا یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر گرے سن کرک نے لکھا ہے۔ جدید دور کے انسائیکلو پیڈیا مذہب میں قانون (Law) کے تحت یہ دیکھا جا سکتا ہے۔

27) پین گوئین ڈکشنری آف کوٹیشنز' ص 80' 308

28) روزنامہ جنگ' چھ تمبر 1989ء

29) *Speeches as Governor General; pp14,15*

30) جاوید اقبال: آئیڈیالوجی آف پاکستان' ص 5

31) فلاسفی' ص 140' 141 مطبوعہ پریمیئر بک' 1965ء

32) *Foundations of Islamic Jurisprundence, p:3 published by Pakistan Historical society.*

33) دیکھئے "جوڈیشیل سسٹم آف دی مغل ایمپائر" صفحہ 43

34) جوڈیشل سسٹم آف دی مغل ایمپائر' ص 16

35) ٹرکی' اٹس ہسٹری اینڈ پروگریس' ج 1' ص 358' مطبوعہ 1854)

36) ٹرکی' اٹس ہسٹری اینڈ پروگریس' ج 2' ص 65

37) ریڈرز ڈائجسٹ' اگست 1985ء صفحہ 88)

38) ریڈرز ڈائجسٹ' بابت اگست 1985ء' ص 86' 88 عنوان: میرے لئے خدا پر ایمان کیوں ضروری ہے!)